بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۴۷ھش ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان خدا کی راہ میں مصائب برداشت کئے بغیر مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا

خدا استقلال دکھانے والوں کو نہیں چھوڑتا اور ان کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے

"بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ یہاں سے تو بیعت کر جاتے ہیں مگر گھر میں جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی اور کسی نے دھمکایا تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہیں۔ صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے۔ اور جان و مال سب خدا تعالےٰ کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے کسی دشمن کی دشمنی کی انہیں پروا تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا تعالےٰ کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہوں نے اپنے دل میں یہی فیصلہ کیا ہوا تھا۔ مگر یہ ہیں جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا تو دین ہی چھوڑ دیا۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہیں۔ ایسوں کی نمازیں بھی خدا تک نہیں پہنچتیں بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (۱۰۷/۵-۶)

وہ لوگ جو نمازوں کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں ان کی نمازیں بری ٹھہریں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا تعالےٰ کو کرتے ہیں تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا رہے تو وہ غلام غلام نہیں رہتا بلکہ دوست بن جاتا ہے یہی خدا تعالےٰ کا حال ہے۔ اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم ۴۴۸/۴۴۹)

اخبار احمدیہ

۵- ربوہ ۲۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۵- ربوہ ۲۲ فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں کہ

ہمارے گیمبیا کے دوست مکرم لیمن جوارا صاحب دسمبر ۱۹۶۷ء میں شدید بیمار ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے روبصحت ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کے وجود کو اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

۵- مکرم کمال الدین خان صاحب ایم اے ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ مورخہ ۲۲/۲/۶۸ بروز جمعرات بوقت ۳ بجے بذریعہ ریل گاڑی براستہ لاہور سیرالیون مغربی افریقہ روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

۵- میرے والد محترم پتے کے اپریشن کے بعد مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے ہیں تاحال اس جگہ درد کی ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ محترمہ بھی بلڈ پریشر کے عارضہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دونوں کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر میں برکت ڈالے۔ (لیڈی ڈاکٹر) فہمیدہ عظمت

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۵- والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی آجکل لاہور میں دل کی تکلیف سے علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ شیخ عبدالوہاب [illegible] لاہور

ربوہ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

مورخہ ۲۰ فروری کو موسم کی خرابی کے باعث پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ جلسہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب یہ جلسہ مورخہ ۲۳/۲/۶۸ جمعہ کی نماز کے معاً بعد مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب جلسہ میں شمولیت فرمادیں

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کے بغیر اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا

آج وہ زمانہ ہے کہ سائنس کے تجرباتی اور مشاہداتی طریق کار نے توہماتی ایمان کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہنے دی۔ ایمان بالغیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ کسی ٹھوس بنیاد پر قائم نہیں ہوتا۔ دوسرے لفظوں میں جو لوگ الٰہی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کرتے ہیں انہیں پہلے اپنے دل کو ٹٹول لینا چاہیئے کہ کیا واقعی ان کا ایمان باللہ حق الیقین پر قائم ہے۔ کیا ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایسا ثبوت موجود ہے۔ جو وہ دوسروں کو بھی پیش کر کے حق الیقین پیدا کرا سکیں۔ کیا وہ آج بھی ایک زندہ خدا کا جو فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ مشاہدہ خود کرتے اور دوسروں کو کرا سکتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کر سکتے ہیں تو سبحان اللہ لیکن اگر نہیں تو ان کی جدوجہد ایسی ہی ہے جیسی کہ کوئی شخص ایسے درخت کی آبیاری میں جان کھپا دے۔ جس کی جڑ ہی زمین میں قائم نہیں۔ ایسا درخت قیامت تک کوشش کرنے سے بھی پھول پھل نہیں دے سکتا۔

ہمیشہ دنیا اللہ تعالیٰ کے زندہ وجود کا ثبوت چاہتی رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو ایسے نشانات دیتا رہا ہے جن کو دیکھ کر کوئی دہریہ بھی انکار نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ساتھ بیّنات بھی بھیجتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ (حدید: ۲۶)

آپ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیکھیں کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ بیّنات نہ ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہماتی ایمان نہیں چاہتا۔ بلکہ ایسا ایمان چاہتا ہے جس کی ٹھوس بنیادیں ہوں۔ اگر بیّنات کی ٹھوس بنیادیں نہ ہوں۔ تو ایسا ایمان ڈھل مل ڈھلا تا ہے اور ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ آج یہی حالت ہے۔ چونکہ دنیا کے سامنے بیّنات نہیں۔ اس لئے ایمان داجی ہی واجبی رہ گئے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو بظاہر اپنے خیال میں بڑے پختہ ایمان نظر آتے ہیں۔ کسی دوسرے کو وجود باری کا ایسا ثبوت نہیں دے سکتے۔ جو تسلی بخش ہو۔ محض پرانی باتیں کافی نہیں ہیں۔ گزرے ہوئے واقعات عینی ثبوت نہیں بن سکتے۔ لوگ اپنی آنکھوں سے نشانات بیّنات دیکھے بغیر مان نہیں سکتے۔ محض فلسفیانہ دلائل بھی کافی نہیں ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس پُر حکمت کارخانہ کائنات کا کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے۔ مگر "ہونا چاہیئے" "ہے" کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔

ایک مولوی صاحب اسلامی عقیدہ کے تعلق میں موجودہ حالات کا نقشہ اس طرح بھی کھینچتے ہیں۔

"اللہ جل شانہ نے اپنے آخری نبی پر اپنی کتاب اس اعلان کے ساتھ نازل کی ہے کہ اس میں دین کی تکمیل کر دی گئی ہے۔ اور اب دنیا میں نہ کوئی نبی آنے والا ہے اور نہ کوئی کتاب، اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن پوری نوع انسانی کے لئے تمام دنیا میں اور تمام زمانوں میں ایک مستقل ہدایت ہے کیونکہ اگر کسی زمانے یا کسی خطۂ زمین یا انسانی معاشرے کی کسی حالت کے لئے بھی اس کی ہدایت ناکافی یا محتاج تکمیل ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان غلط ہے۔

میرا احساس اور مشاہدہ ہے کہ ہمارے رہنما اور کارفرما طبقوں میں جہاں صحیح اعتقاد موجود ہے۔ وہاں بھی اس معیار کی بنیاد کی مفقود ہے۔ یا اگر مفقود نہیں تو کم از کم معیار مطلوب سے فروتر ہے۔ ہمیں اس بنیاد کو پیدا کرنے کی کوشش سب سے پہلے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک یہ پیدا نہ ہو۔ مسائل زندگی پر قرآنی تعلیمات کے انطباق کی علمی بحثیں کاغذ کی زینت ہی بنی رہیں گی۔ عمل کی دنیا میں ان کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ دنیا صرف ان کاغذی بحثوں سے اسلام کے برحق ہونے کی قائل نہیں ہو سکتی اسے قائل کرنے کے لئے ناگزیر ہے کہ ہماری قومی زندگی میں اسلام اس کو جلوہ گر نظر آئے اس کے بغیر ہم جتنی بھی اسلام کی تبلیغ کریں گے اس کے آگے دنیا کو ایک بہت بڑی علامت استفہام ہی لگی نظر آئے گی۔ جس میں یہ سوال پوشیدہ ہوگا کہ کیا یہ امت جو اپنی مسجدوں کے باہر زندگی کے ہر شعبے میں دوسروں کے افکار و نظریات، تہذیب، قوانین اور اصولوں کی تقلید کر رہی ہے۔ فی الواقع اسلام کو خود بھی برحق سمجھتی ہے"؟

اس سے واضح ہے کہ باوجود قرآن کریم کی زندہ تعلیم موجود ہونے کے مسلمانوں کی ایسی حالت ہے کہ اب بغیر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے اس کو درست نہیں کیا جا سکتا۔ یہ زمانہ ایک ویسا ہی معجزہ چاہتا ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے وجود سے ظہور پذیر ہوتا رہا ہے۔ محض اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ البتہ کوشش لازمی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری زمانہ میں ایک امام کے ظہور کی زبردست پیشگوئی کی ہوئی ہے جو اسلام کو ثریا سے اتار لائے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسا امام بیّنات کے ساتھ ہی آئے گا۔ ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

قطعات

یہ مانا ہم نے تو علامِ دیں ہے
مگر قرآں ھُدًی للمتقیں ہے
ہیں عالم دین کے مستشرقیں بھی
مگر ان میں کوئی مومن نہیں ہے

مَیں کیا کرونگا آبِ حیاتِ دوام کو
میرا اسلام خضر علیہ السلام کو
ہم کو بھی مل گیا ہے مسیحا سے ایک گھونٹ
جو مصطفےٰ نے دی تھی صحابہ کرامؓ کو

نیا جوشِ ایمان لے کر چلے ہیں
صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلے ہیں
ہے پھر معرکہ حق و باطل کا تنویر
لئے پھر ہتھیلی پہ ہم سر چلے ہیں

تنویر

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

تقریر حضرت سیدہ امِ متین صاحبہ مدظلہا العالی بر موقع جلسہ سالانہ احمدی خواتین

(۳)

تجسس کی عادت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۶۵ء کے موقع پر عورتوں میں تقریر فرماتے ہوئے انہیں نصیحت کی تھی کہ

"دوسری چیز جو ہمارے اوقات پر ڈاکہ ڈالتی ہے وہ تجسس کی عادت ہے۔ بعض مرد اور عورتیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی عیب گیری کے لئے میٹیریل اور مواد کی تلاش میں لگے رہتے ہیں اور اس ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ دوسرے کا کوئی نقص ان کے علم میں آ جائے۔ ..... اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا سخت ارشاد ہے جو میں اپنی بہنوں کے سامنے اس وقت رکھنا چاہتا ہوں آپ اسے غور سے سُنیں اور اسی وقت عہد کریں کہ آئندہ ہم کسی کے عیب کی تلاش نہیں کریں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دیکھو میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ تم مسلمانوں کو تکلیف نہ دو ان پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ان کی کمزوریوں کے پیچھے لگے رہو۔ کیونکہ جو شخص بھی تم میں مسلمانوں کی کمزوریوں کی تلاش میں لگے گا اور ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگے گا اللہ تعالےٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑے گا اور اس کو شرمندہ اور بدنام کرے گا خواہ اسنے یہ عیب اپنے گھر میں چھپ کے کیا ہو۔ پس اگر ہم سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ستّاری کا پردہ اس کے اوپر پڑا رہے اور اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو خدا تعالےٰ ظاہر نہ ہونے دے اور اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے اسے ڈھانپ لے تو ہم ایسا کرنے کی جُرأت کیسے کر سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ سے تو یہ کہیں کہ اے خدا ہماری مغفرت فرما۔ ہمارے عیوب کو چھپا اور انہیں ظاہر نہ کر اور خود سارے محلہ اور شہر میں جا کر دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے رہیں۔ خدا تعالےٰ تو اس صورت میں ہمیں یہ کہے گا کہ جو چیز تم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے پسند نہیں کرتے وہ میرے پاس مانگنے کیوں آ گئے؟"

(مصباح مارچ ۱۹۶۶ء)

پس معاشرہ کی اصلاح کے لئے یہ ضروری اور بہت ہی ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی طرف سے کوئی رنجش اور کینہ نہ ہو۔ ایک دوسرے پر اعتماد ہو۔ ایک بہن دوسری کو اپنا دوست و ہمدرد سمجھے اور اسے یقین ہو کہ یہ میرا بُرا نہیں چاہتی۔ یہ وہ عملی زندگی ہو گی جس کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ
كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

(سورہ بقرہ)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب فرمانبرداری کے دائرہ میں آ جاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ جب تمام افراد خواہ وہ مرد ہو یا عورتیں یا بچے احکامِ الٰہی کے پورے طور پر مطیع و فرمانبردار ہوں گے تو دنیا میں جنّت خود بخود ان کے ذریعہ پیدا ہو جائے گی۔ جیسا کہ ایک دفعہ ساری دنیا نے یہ نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور صحابیات کے ذریعہ دیکھا تھا۔

اسی لئے قرآن مجید کی اس سورۃ میں تیسری شرط کامل مومنین کی اطاعتِ الٰہی ہے۔ یہ وہ عظیم الشان ذمہ داری ہے جس کے بغیر ہم ترقی کی منازل طے ہی نہیں کر سکتیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں تفصیلی اور مکمل ہدایات مسلمانوں کو دی ہیں جن میں سے ایک ایک پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۶)

قرآنِ کریم پڑھنے کی اہمیت

اس بات کی کوشش کرنے کے لئے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے نافرمان نہ بنیں اور قرآن مجید کے کسی حکم کو نہ توڑیں۔ قرآن مجید کا پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن نہ آتا ہو گا تو بیسیوں احکام جہالت اور لاعلمی کے باعث آپ توڑتی رہیں گی۔ پس قرآن پڑھیں۔ ترجمہ سیکھیں۔ اپنی اولادوں کو پڑھوائیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بھی اسلام کو پھر سے زندہ کرنا اور اسلامی شریعت کا قیام تھا۔ یہی کام آپ کے خلفاء کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہت ہی تاکید فرمائی ہے تا ہماری جماعت کا ہر مرد عورت اور بچہ احکامِ الٰہی سے پورے طور پر واقف ہو۔ اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل ہو۔ اللہ تعالےٰ سے محبت پیدا ہو اور اس کا حقیقی عبد بن سکے۔

پردہ کا حکم

قرآن مجید کے ہر حکم میں مرد اور عورتیں یکساں مخاطب ہیں۔ لیکن بعض خصوصی مسائل ہیں جو صرف عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں جن میں سے ایک اہم حکم پردہ کا ہے۔ مغربیت کی اندھی تقلید کے نتیجہ میں ہماری نئی نسل کا ایک حصہ مذہب سے بیگانہ ہو کر پردہ کو چھوڑنے کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اس ذہنیت کے ساتھ کہ پردہ ان کی تعلیم اور ترقی میں روک ہے پردہ کرتے ہوئے وہ دنیا کی ترقی کی دوڑ میں حصہ نہیں لے سکتیں اور ان کو یقین ہے کہ آئندہ دس پندرہ یا بیس سال کے بعد پردہ ختم ہو جائیگا۔ اس مختصر وقت میں میں پردہ کی تفصیل میں نہیں جا سکتی مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ پردہ کا حکم قرآن مجید میں ہے۔ ازواجِ مطہرات اور صحابیات جنہوں نے براہِ راست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھا اس پر عمل کیا انہوں نے پردہ کیا۔ چونکہ مسلمان قرآن پر عمل کرنا چھوڑ کر افراط و تفریط کی راہیں اختیار کر بیٹھے تھے اس لئے اللہ تعالےٰ نے پھر اپنے نبی کو بھیجا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے یہی مقصد اپنی بعثت کا بیان فرمایا کہ قرآن کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے کے لئے آپ تشریف لائے ہیں اور یہی مقصد آپکی جماعت کا مقصد ہے۔ جو احمدی عورت یا احمدی بچی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتی ہے لیکن بے پردگی اختیار کرتی ہے وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ قرآن مجید کے احکام میں سے کسی کا بھی توڑنا اس کے نزدیک جائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نافرمانی جائز ہے۔ کیا وہ احمدی کہلانے کی مستحق ہے؟ بیعت کے وقت اقرار کرتا کہ جو آپ نیک کام بتائیں گے اس پر عمل کروں گی مگر عمل برابر اس کے خلاف۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حکم اور عدل تھے اس زمانہ کے لئے آپ نے پردہ کو ایک ضروری حکم قرار دیا۔ فرماتے ہیں:-

"انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت

ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث بنیں ..... اُن ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابلِ شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے .....

اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یوروپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۸ء میں بے پردگی کے خلاف ایک خطبہ دیتے ہوئے بے پردہ خواتین سے جن سخت الفاظ میں اظہارِ تنفر فرمایا تھا ان الفاظ کی موجودگی میں تعجب ہے کوئی احمدی خاتون بے پردگی اختیار کرنے کی جرأت ہی کیسے کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۶۵ء کے موقع پر عورتوں سے خطاب فرماتے ہوئے پردہ کرنے کے متعلق بھی تاکید فرمائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اس وقت پردہ کے فوائد یا بے پردگی کے نقصانات کی تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا یہ ایک مستقل مضمون ہے جس کے متعلق میں بھی کچھ کہہ چکا ہوں اور دوستوں نے بھی اس کے متعلق بہت کچھ کہا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق بہت سی نصائح فرمائی ہیں لیکن میں پورے زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ شریعتِ اسلامیہ کا ہر حکم قابلِ عمل ہے۔ قرآن کریم ایک قابلِ عمل کتاب ہے جو خدا تعالیٰ نے آسمان سے ہمارے لئے نازل فرمائی ہے ان احکامات کا فلسفہ کیا ہے ان کے فوائد کیا ہیں ان کے چھوڑنے کے نقصانات کیا ہیں۔ یہ اپنے اپنے رنگ میں مفید اور ضروری چیزیں ہیں لیکن ہمارے لئے پہلی بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم دین العجائز اختیار کریں یعنی یہ عہد کر لیں کہ چاہے ہمیں کوئی بات سمجھ آئے یا نہ آئے ہمیں اس کے فوائد کا علم ہو یا نہ ہو ہمیں اس کے نہ ماننے کے نقصانات بتائے گئے ہوں یا نہ بتائے گئے ہوں ہم وہی کریں گے جو خدا تعالیٰ ہمیں کہے گا اور ہم اسی طرح کریں گے جس طرح خدا تعالیٰ ہمیں کرنے کے لئے کہے گا جب تک یہ ذہنیت پیدا نہیں ہوگی آپ قرآن کریم کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔"

(تقریر حضرت امیر المومنین مصباح مارچ ۱۹۶۶ء)

رہا یہ سوال کہ آہستہ آہستہ پردہ بالکل ختم ہو جائے گا یہ نتیجہ صرف ایسا سوچنے والوں کے اپنے خیالات کا پرتو ہے۔ یہ صحیح ہے کہ جب ایک بُرائی پھیلتی ہے تو ایک حد تک ضرور پھیلتی چلی جاتی ہے۔ مسلمان عورتوں نے بے پردگی اختیار کی قرآن چھوڑ کر اسلامی تعلیم سے غافل ہو کر اور جاہل رہ کر عیسائی عورتوں کی نقل میں۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے کہ آہستہ آہستہ عیسائیت کا رعب ختم ہوتا جائے گا اور جلد وہ وقت آئے گا جب ساری دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو گا۔ اسلام۔ جب اسلام کی حقانیت دنیا کی قوموں پر ظاہر ہو گئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہوئے دنیا آپ کے قدموں پر جھکی اس احساس کے ساتھ کہ اب دنیا میں امن صرف قرآن کی تعلیم پر چلنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے تو وہ لوگ موجودہ تہذیب سے نفرت کریں گے اور اسلام کی حکومت کو قبول کریں گے بے پردگی سے نفرت کا احساس مغربی قوموں میں بھی پیدا ہو چکا ہے اور مرد عورت کے آزادانہ اختلاط کو وہ اب دل میں بُرا سمجھنے لگے ہیں۔

جونہی اسلام کی طرف یہ لوگ جھکے اور ضرور جھکیں گے ہمارا ایمان ہے کہ خدا کے مسیح کے منہ کی نکلی ہوئی ایک ایک بات اپنے وقت پر پوری ہو گی جس طرح اس وقت تک پوری ہوتی چلی آئی ہیں تو ان قوموں کی عورتیں آپ سے زیادہ باپردہ اور اسلام کے اصولوں پر چلنے والیاں ہوں گی۔ آج آپ ان سے متاثر ہو کر ان کے پیچھے چل رہی ہیں کل وہ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر آپ سے نفرت کریں گی کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا زمانہ پایا اور ان کی برکات سے فائدہ نہ اُٹھا کر اپنے آپ کو دنیا کے لئے نمونہ نہ بنایا۔

پس قرآن کو اس طرح اپناؤ کہ تمہارے دلوں پر قرآن کی حکومت ہو تمہارے گھروں میں قرآن کی حکومت ہو سارے معاشرہ میں ایک عورت اور بچی بھی ایسی نہ ہو جو قرآن کے احکام سے ناواقف اور ان پر عمل نہ کرتی ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ قرآن مجید میں اطاعتِ رسول کو لازمی قرار دیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت بھی نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظلِّ کامل تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے خلفاء جانشین ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے۔ اللہ تعالیٰ کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرنے والوں سے ہی اللہ تعالیٰ نے انعامِ خلافت کا وعدہ فرمایا ہے کہ جب تک وہ اس ایمان پر قائم رہیں گے کہ اسلام کی بقا اور استحکام کے لئے خلافت کا قائم رہنا ضروری ہے اور اس انعام کی شان کے مطابق اعمال بجا لاتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان میں یہ انعام جاری رکھیں گے خلافتِ راشدہ کے بعد قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اس عظیم الشان انعام کی ناقدری کی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ انعام چھین لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ انعام ہمیں ملا ہے اس کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے جہاں ہمیں دعائیں کرتے رہنا چاہیئے وہاں اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بھی بجا لاتے رہنا چاہیئے۔ وہ اعمالِ صالحہ کیا ہیں؟ خلیفہ وقت سے تعلق۔ آپ کی اطاعت۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ ہر ایسے عنصر سے الگ رہنا جو نظامِ سلسلہ اور خلیفہ وقت سے بغاوت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(سورہ مجادلہ آیت ۲۳)

(ترجمہ) تو ایسی کوئی قوم نہ پائے گا جو اللہ اور یومِ آخر پر بھی ایمان لاتی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی شدید مخالفت کرنے والے سے بھی محبت رکھتی ہو خواہ ایسے لوگ اُن کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا اُن کے خاندان میں سے ہوں یہی مومن ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر اُن کی مدد کی ہے وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے اللہ اُن سے راضی ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے وہ اللہ کا گروہ ہیں اور سُن رکھو اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔

میری بہنو! اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو خلافتِ احمدیہ سے وابستہ کیا ہے۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ جلد از جلد جماعت ترقی کرے اسلام پھیلے تو اپنے گھروں اور اپنی اولادوں کو ایمان کے لحاظ سے ایسا مضبوط بناؤ کہ شیطان کسی طرف سے حملہ نہ کر سکے۔ حضرت آدم کے وقت سے شیطان خلیفہ خدا تعالیٰ کا دشمن رہا ہے۔ اس کا سر کچلنے کے لئے ہی آدم ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور یہی کام آپ کی جماعت کے ہر فرد کا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد اور تحریک پر لبیک کہنا آپ کا فرض ہے۔

(باقی)

جزائر بحر الکاہل (فجی) میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

ماروؔ میں خدا کے گھر کی تعمیر اور قصبہ نانڈی میں مسجد کا سنگِ بنیاد

(مکرم مولوی نور الحق صاحب انور انچارج احمدیہ مشن فجی)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جزائر فیجی میں بفضل خدا تبلیغی لحاظ سے جماعت احمدیہ دن رات ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ اس میدان میں اللہ تعالیٰ جس طرح اپنے کمزور بندوں کو خدمت دین و اشاعت اسلام کی توفیق دے رہا ہے اس پر ہمارے دل خدا کے حضور سربسجود اور شکر سے لبریز ہیں۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

فیجی کا جزیرہ "ویتی لیوؔ" (VITI LEVU) فیجی کے تمام جزائر میں سے سب سے بڑا اور سب سے زیادہ آباد ہے اس کی آبادی سارے جزائر فیجی کی مجموعی آبادی کا نصف ہے ہماری جماعتیں بھی زیادہ تر اسی جزیرہ میں ہیں فیجی کے دارالحکومت "سوا" (SUVA) میں تو بفضل خدا ہمارا مرکز "مسجد فضل عمر" نمبر ۸۲۔ کنگز روڈ۔ سابا بولا میں ۱۹۶۳ء سے قائم ہے۔ اسی طرح جزیرہ وانوا لیوؔ "VANUA LEVU" میں بھی ہماری نہایت خوبصورت "مسجد مبارک" وانوا لیوؔ کی شاہراہ پر بلووا کے علاقہ میں بلند مقام پر واقع ہے۔ اب باقی مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ مساجد اور مراکز کی تعمیر کے کام کی توفیق دے رہا ہے۔ سووا سے مغربی جانب ایک سو میل کے فاصلہ پر ماروؔ مقام میں ہماری مخلص جماعت ہے جس کے اکثر افراد اگرچہ کاشتکار ہیں لیکن بڑے مخلص اور دینی روح رکھنے والے ہیں۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جب تعمیر ۱۹۶۵ء میں فیجی تشریف لائے تو آپ نے اسی مقام پر ۲ نومبر بعد نماز عصر دعاؤں کے ساتھ اپنے ہاتھ سے "مسجد محمود" کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے بعد کچھ حالات ایسے خراب رہے کہ تعمیر کا کام شروع نہ ہو سکا آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پلاٹ کے نشانات وغیرہ اور مسجد کے نقشہ کا کام تکمیل کو پہنچا اور ۷ اگست ۱۹۶۷ء بروز دوشنبہ خاکسار نے بمعیت برادرم محترم شیخ عبد الواحد صاحب فاضل دعاؤں کے ساتھ بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع کیا۔ ماروؔ کے احمدی احباب کے علاوہ نانڈی۔ لاؤتوکا اور سووا کے احباب جماعت بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ کھدائی مکمل کر کے اور بنیادیں بھر کر ماروؔ جماعت نے اپنے صدر محترم محمد ایوب خان صاحب کی نگرانی میں نہایت تندہی سے تعمیر کا کام شروع کر دیا دن رات خورد و کلاں نے مزدوروں کی طرح کام کیا۔ ماروؔ جماعت کے علاوہ ہمارے مخلص بھائی مبارک احمد خان صاحب آف نانڈی اور عزیز فیروز خان آف سووا نے تعمیر کے کام میں بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جنہوں نے کسی رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر میں مدد کی ہے۔ اُن کی نیکی اور اخلاص کو قبول فرمائے احباب کی والہانہ سرگرمیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سال کے آخر تک مسجد کی تکمیل چھت اور فرش کا کام اس حد تک کر دیا کہ عید الفطر کی تقریب سعید جو ایک مبارک فال کے طور پر یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو ہوئی۔ اس مسجد میں منعقد کرنے کے قابل ہو گئے اس طرح عید الفطر کی نماز اور دعاؤں سے "مسجد محمود" ماروؔ کا افتتاح ہوا۔ الحمد للہ بفضل خدا یہ مسجد ۵۰×۱۰ فٹ کی ہے اور اس علاقہ میں سب سے پہلی اور سب سے بڑی مسجد ہے۔

"مسجد محمود" کے افتتاح کے موقعہ پر عید الفطر کے خطبہ اور پھر افتتاحی خطاب میں خاکسار نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اب دوسرا مرحلہ نانڈی میں مسجد کی تعمیر ہے نانڈی فیجی کا بین الاقوامی ہوائی مستقر اور بڑا اہم قصبہ ہے۔ یہ مقام اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ ہماری اکثر جماعتیں اس کے ارد گرد بیس بیس تیس تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ نانڈی ویسٹرن ڈویژن میں سووا سے ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر ہے یہاں جماعت نے ایک موزوں قطعہ زمین خرید کیا ہوا ہے لیکن وہ قصبہ سے قدرے باہر واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ہمارے مخلص بھائی ڈاکٹر شوکت علی صاحب پی ایچ ڈی پرنسپل نانڈی کالج کو کہ انہوں نے میری تحریک پر کالج کے جوار میں ایک نہایت نمایاں اور مسجد کے لئے نہایت موزوں فرزخ قطعہ زمین خود اپنے پیش کر دیا وہ اصل پلاٹ انہوں نے "پرنسپل لاج" کے لئے رکھا ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے دین کو اپنے آرام پر ترجیح دی۔ وہ خود اس وقت اپنے اہل و عیال سمیت ایک نہایت تنگ جگہ میں گزارہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمارے اس مخلص بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جس طرح انہوں نے خدا کے گھر کے لئے بلا چون و چرا یہ قطعہ زمین پیش کر دیا اللہ تعالیٰ انہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وسیع گھر عطا فرمائے۔ آمین

مسجد کا نقشہ وغیرہ تیار ہونے اور پلاٹ کے جماعت کے نام منتقل ہونے کے بعد ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء کی سہ پہر کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قرآن مجید کی ایک ایمانی دعائیں پڑھتے ہوئے اس مسجد کا سنگ بنیاد خاکسار نے رکھا۔ عین اس وقت جبکہ اس خدا کے گھر کی بنیاد رکھی جا رہی تھی آسمان سے ترشح کی صورت میں خدائی رحمت کا نزول ہو رہا تھا۔ برادرم محترم شیخ عبد الواحد صاحب فاضل مبلغ اسلام کے علاوہ جماعتہائے نانڈی۔ لاؤتوکا اور ماروؔ کے احباب موجود تھے۔ سووا سے بھی ہمارے نئے مخلص بھائی محمد اسمٰعیل صاحب پوسٹ ماسٹر آکر دعا میں شامل ہوئے۔

احباب جماعت سے دعائے خاص کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس مسجد کو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اسے اپنے انوار و برکات سے معمور فرمائے۔ آمین۔ یہ عمارت انشاء اللہ دو منزلہ ہوگی نیچے کا حصہ دار التبلیغ اور لائبریری پر مشتمل ہوگا اور اوپر کی منزل پر ۴۵×۴۵ فٹ کی مسجد ہوگی۔ جگہ ماشاء اللہ بہت با موقعہ ایک پہاڑی پر ہے اور قصبہ کے نئے نقشہ میں ایک اہم بڑی سڑک پر واقع ہے۔ پہاڑی پر بلندی سے جب خدا کے گھر سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوگی تو وہ سماں عجب دلکش ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہ دن جلد آئے کہ نہ صرف نانڈی بلکہ فیجی کے کونے کونے سے بلکہ بحر الکاہل کے چپہ چپہ سے نہیں نہیں۔ ساری دنیا کی ہر بلندی و پستی۔ خشکی و تری سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ اکبر اور اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوں۔

آمین یا رب العٰلمین

فصل کو بڑھانے کا نسخہ ہل چلاتے وقت دعائیں کریں

زمیندار بھائیوں کی توجہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ ۱۱ نومبر ۶۶ء میں فرمایا:۔

"نسخہ میں بتا دیتا ہوں عمل کر کے آپ دیکھ لیں۔ ایک یہ کہ نیت کر لیں کہ آپ کی جو زائد پیداوار ہوگی اس کا ایک معتد بہ حصہ آپ خدا کی راہ میں خرچ کر دیں گے دوسرے یہ کہ جس وقت آپ اپنے زمین پر کام کر رہے ہوں تو سوائے خدا کے کسی اور کو یاد نہ کریں۔ سوائے اپنے رب کے کسی پر بھروسہ نہ رکھیں۔ ہل چلاتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وغیرہ و دیگر دعائیں کرتے جائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ہل میں کوئی فرق نہیں پڑے گا جس طرح دوسری صورت میں زمین میں ہل چلے گا۔ اس صورت میں بھی ہل چل جائیگا۔ لیکن زمین کی روئیدگی بڑھ جائیگی۔ اس کی فصل پہلے کی نسبت زیادہ ہو جائے گی"۔

بوجہ عدم گنجائش جو زمیندار بھائی تحریک جدید کے چندہ کے ثواب سے محروم ہیں انہیں اس نسخہ پر عمل کر کے زائد آمد پیدا کرنی چاہئے۔ اس طرح وہ زائد آمد سے تحریک جدید میں بخوبی حصہ لے سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۸ء بروز منگل بحالت ایرانی محمود (خدام الاحمدیہ) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی سائنس کے ساتھ میٹرک اور غیر سائنس کے میٹرک پاس لڑکوں کی بہت ضرورت ہے ایسے لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل ٹریڈ کی کافی اسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور مزید ترقی کے مواقع ہیں۔ نیوی کا بھی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ چھپے ہوئے فارم پر ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

وصیت

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت ۱۳۷۰۶

قریشی نصرت بیگم بنت محمد شجاع اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مونگھیر حال قادیان۔ ڈاک خانہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس طوعاً و کرہاً آج بتاریخ ۵۔ فروری ۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی منقولہ جائیداد ہے میں اس وقت بطور استانی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازم ہوں اور مجھے مبلغ -/۱۸۱ روپیہ ماہوار تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری آمد کی کمی و بیشی پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ الراقمہ :- نصرت بیگم قریشی قادیان ضلع گورداسپور ۵/۲/۶۸

گواہ شد :- قریشی فضل حق مدرسہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ۵/۲/۶۸

گواہ شد :- قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲ قادیان ۵/۲/۶۸

ایوان محمود

بہت سے احباب جماعت نے کمال اخلاص کے ساتھ ایوان محمود کی تعمیر کے لئے تین سو تیرہ -/۳۱۳ یا زائد رقوم کے گرانقدر وعدے ارسال فرمائے تھے۔ توقع تھی کہ وہ جلدی یہ رقوم ادا کر دیں گے۔ مگر ابھی تک تقریباً -/۵۰۰۰ روپے قابل ادا ہیں۔ اور مجلس اس سلسلہ میں ۶۰۰۰ روپے کی مقروض ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں تعمیر کا کام آخری مراحل سے گزر رہا ہے اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے رفتار تعمیر بھی کم ہو چکی ہے اسلئے جملہ وعدہ کنندگان سے تعاون کی درخواست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ یہ مال جلد از جلد مکمل ہو۔ اسلئے حضور اس کام میں مجلس کو ذاتی دلچسپی سے نواز رہے ہیں احباب تک جو احباب ادائیگی نہیں فرما سکے۔ ان کے اسماء کی فہرست بھی حضور ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

ان امور کے پیش نظر جملہ بقایا داران سے مودبانہ مگر پُرزور اپیل ہے کہ جلد از جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین حضرات کی توجہ کے لئے

باوجود بار بار اعلان کے ابھی تک متعدد مجالس نے سال رواں (۶۸-۶۷ء) اپنے مشخص بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ قائد حضرات کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اگر بجٹ مجلس کو ارسال نہیں کیا گیا تو بعد از جلد ارسال کریں۔ نیز اس بات کا بھی اہتمام کریں۔ کہ تمام وصول شدہ رقوم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام بھائیوں کے تعاون کی ضرورت

ماہنامہ "خالد" کے معیار کو بڑھانے اور اسے زیادہ بہتر بنانے کے لئے خدام بھائیوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ یہ تعاون مندرجہ ذیل طریقوں سے کر سکتے ہیں۔

* مضامین لکھ کر * مخطوطات ارسال کر کے * توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مدد دے کر * مالی اعانت فرما کر — ہم آپ کے عملی تعاون کے منتظر ہیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے انسپکٹران بیت مربیان اور معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ

جملہ انسپکٹران بیت المال، مربیان اور معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کی انتخابی رپورٹیں (بابت یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء) حسب قواعد کو دار بھجوائیں۔ اکثر انتخابی رپورٹیں اُن ہدایات کے مطابق موصول نہیں ہو رہیں جو ان کی خدمت میں بصورت چٹھی بھجوائی جا چکی ہیں۔ یہ انتخابی رپورٹیں نامکمل ہوتی ہیں اور انہیں مکمل کروانے کے لئے کافی وقت ضائع کرنا پڑتا ہے۔

براہ مہربانی نظارت ہذا کی چٹھی میں مطبوعہ جملہ ہدایات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں اور انتخابی رپورٹ بھجوتے وقت جملہ ہدایات کا شق وار تجزیہ کر لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ سلسلہ کے بہت سارے اور نہایت قیمتی وقت کو بچا سکتی ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

قائدین اضلاع و قائدین مجالس متوجہ ہوں

ماہ جنوری ۶۸ء کی ماہانہ رپورٹیں ابھی تک بہت تھوڑی تعداد میں موصول ہوئی ہیں۔ قائدین مقامی اور قائدین اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ کام تھوڑا ہو یا زیادہ۔ ہر مجلس کی رپورٹ مرکز میں آنی ضروری ہے۔ لہٰذا جنوری ۶۸ء کی رپورٹ مرکز کو ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات کے وظائف

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی مندرجہ ذیل طالبات کے وظائف کے فارم آگئے ہیں اپنے اپنے فارم حاصل کر کے طالبات اپنے کالجز کی معرفت مقررہ وقت کے اندر پُر کر کے جناب ڈائریکٹر صاحب تعلیم راولپنڈی زون کو بھجوا دیں۔

۱۔	زائدہ	دو نمبر	۴۰۱۵۲
۲۔	امۃ السلام	"	۳۴۷۶۴
۳۔	امۃ القدوس فرحت	"	۴۰۱۳۵
۴۔	نصرت جہاں بیگم	"	۳۲۷۷۲
۵۔	سعیدہ قمر	"	۴۰۱۴۳
۶۔	امۃ الجمیل اختر	"	۳۲۷۷۹
۷۔	شگفتہ اسلام	"	۳۲۷۷۰
۸۔	امۃ المتین	"	۴۰۱۳۴
۹۔	بشریٰ بیگم	"	۳۲۷۹۱

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

تحریک جدید کا دفتر سوم

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دفتر سوم کی طرف بھی جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے۔ اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت ہماری احمدی مستورات کی ہے۔ جیسا کہ دفتر کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی بہنیں ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچے نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی بالغ مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں اور اسکی برکات سے وہ واقف نہیں۔ اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ ہی نہیں ان ضرورتوں کے پیش نظر ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں۔ پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰/۶/۶۷ روزنامہ الفضل مورخہ ۴/۷/۶۷ء)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپے یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۱۱ - دختران محترم ملک عمر علی صاحب (رئیس مرحوم آف ملتان) ربوہ .. — ۳۰۰ روپے
۶۱۲ - محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد اب لوی منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ — ۳۰۰ روپے
۶۱۳ - محترمہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ ڈھپی ضلع سیالکوٹ .. — ۳۰۰ روپے
۶۱۴ - " " " منجانب والدہ صاحبہ .. — ۳۰۰ روپے
۶۱۵ - " " " منجانب والدہ مکرم چوہدری تقی صاحب .. — ۳۰۰ روپے
۶۱۶ - " خورشید بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ڈیوس روڈ لاہور — ۳۰۰ روپے
۶۱۷ - " امۃ الحفیظ صاحبہ سرگودھا منجانب شوہر میجر بشیر احمد صاحب راچرام — ۵۰۰ روپے
۶۱۸ - " استانی کلثوم بیگم صاحبہ کراچی .. — ۳۰۰ روپے
۶۱۹ - " محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سمیع اللہ صاحب گوجرانوالہ .. — ۳۳۲ روپے
۶۲۰ - مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب گوجر خان منجانب اہلیہ خود حشمت بی بی صاحبہ مرحومہ — ۴۳۰ روپے

سابقون تحریک جدید

(مجاہدین ربوہ قسط دوم)

۱- مکرم حافظ عبدالسلام صاحب مع بیگم صاحبہ — ۲۴۵
۲- " حمید احمد صاحب ظفر سندھی — ۱۲
۳- " عبداللطیف صاحب سندھی — ۱۲
۴- مکرمہ صغریٰ بیگم عبدالحق صاحب — ۱۰
۵- " محمودہ بیگم دل محمد صاحب — ۱۰
۶- " امۃ الحفیظ بیگم نبی احمد صاحب — ۱۰
۷- " رحیم بی بی نور محمد صاحب — ۱۰
۸- مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر — ۲۰
۹- " ملک مبارک احمد صاحب — ۹۰
۱۰- محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ — ۲۰
۱۱- " قریشی محمودہ صاحبہ — ۱۱۰۵۰
۱۲- " سردار بیگم صاحبہ ہوسٹل جامعہ نصرت — ۲۱
۱۳- مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر مع لواحقین — ۵۲-۵۳
۱۴- " حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب — ۳۰
۱۵- محترمہ نصیر زینت بیگم " " — ۱۳
۱۶- مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب سابق مبلغ امریکہ — ۱۱
۱۷- " محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس مع اہل و عیال — ۴۱
۱۸- محترمہ سردار بی بی عبدالعزیز صاحب — ۱۵
۱۹- مکرم محمود احمد صاحب سعید مع بیگم صاحبہ — ۱۳
۲۰- " چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ جرمنی — ۴۱
۲۱- " خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار — ۱۲۲
۲۲- محترمہ بیگم صاحبہ " " " — ۵۰
۲۳- " فہمیدہ خالدہ محمد اسمٰعیل صاحب — ۱۰
۲۴- مکرم مولوی کرامت اللہ صاحب — ۱۲
۲۵- " ملک محمد اجمل صاحب — ۱۰
۲۶- " قاضی محمد امین صاحب مع اہل و عیال — ۷۰
۲۷- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالحفیظ صاحب — ۱۰
۲۸- مکرم بلال حفیظ صاحب — ۱۰
۲۹- محترمہ فاطمہ بیگم صوبیدار مظفر خان صاحب — ۱۰
۳۰- مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب کاٹھ گڈھ — ۲۸

(وکیل اعمال اول تحریک جدید)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دوسرا پسر عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام رحمت الٰہی تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد نور الٰہی صاحب جنجوعہ سابق ڈرائنگ ماسٹر قادیان کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر شاہ محمد صاحب آف ننکانہ کا نواسہ ہے۔

جملہ احباب سے نومولود کی صحت درازی عمر اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احسان الٰہی جنجوعہ۔ ایڈووکیٹ۔ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چنیوٹ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت فنڈ تحریک جدید ربوہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور، فون نمبر ۲۶۲۳

برائے توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

دفتر ہذا کی طرف سے مطبوعہ ہدایات برائے سیکرٹریان تحریک جدید کی شق نمبر ۳ میں درج ہے "ثواب کے معیار کے مطابق مختلف تاریخ ہائے سبقت کے اعلانوں کا بغور مطالعہ کرتا رہے اور ان کے مطابق احباب کی فہرست سابقون الاولون اور دعائیہ فہرست مرکز کو بھجواتا رہے" اس ہدایت کے مطابق اکثر جماعتوں کی طرف سے ۲۹ رمضان کی فہرستیں بصد شکریہ موصول ہو گئی ہیں۔ جو الفضل میں اشاعت پذیر ہو رہی ہیں بقیہ جماعتوں کے سیکرٹریان بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز اب ۲۹ رمضان کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء تک جن دوستوں نے سو فیصد کی ادائیگی فرما دی ہے ان کی فہرستیں مطلوب ہیں۔ امید ہے سیکرٹریان کرام اس کام کی طرف بھی لاحقہ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

بہترین مال

بارعایت دام

شیخ جنرل سٹور

بالمقابل ایوان محمود کمپنی بازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصرہ تسنیم بنت چوہدری محمد ابراہیم آف گنگا پور ضلع لائلپور)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رفتار ترقی اور بلند معیار کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے

میں تعلیمی نتائج اور دیگر گوناگوں کامیابیوں پر آپ لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں

سکول کے طلباء اور اساتذہ سے ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن محترم پروفیسر محمد رشید کا خطاب

ربوہ ۲۱ فروری ـــــ ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن محترم جناب پروفیسر محمد رشید صاحب نے مورخہ ۲۰ فروری کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بشیر ہال میں سکول کے طلباء اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے سکول کی روز افزوں ترقی اور بلند معیار پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا نیز سکول کے شاندار تعلیمی نتائج اور گوناگوں کامیابیوں پر انہیں مبارکباد پیش کی۔ محترم ڈائریکٹر صاحب سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں سکول کے ہونہار طلباء میں انعامات تقسیم فرمانے کے بعد ان سے خطاب فرما رہے تھے۔ اس موقع پر محترم ڈائریکٹر صاحب کے علاوہ جناب چوہدری اصغر علی صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن، جناب پیر محمد عالم صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن، جناب سید ضیاء الدین احمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جھنگ اور ضلع کے مختلف ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان نے بھی ربوہ تشریف لا کر جلسہ تقسیم انعامات میں شرکت فرمائی۔

ڈائریکٹر صاحب تعلیمات کی تشریف آوری

محترم ڈائریکٹر صاحب تعلیمات راولپنڈی ریجن بذریعہ موٹر کار راولپنڈی سے جوہر آباد ہوتے ہوئے ۲۰ فروری کو ۱۲ بجے دوپہر کے قریب ربوہ تشریف لائے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے گیٹ پر مکرم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نائب ناظر تعلیم اور سکول کے سینئر اساتذہ نے آپ کا استقبال کیا اس کے بعد ایک رضا کار دستہ نے جو سکول کے طلباء پر مشتمل تھا۔ آپ کو سلامی دی بعد ازاں آپ نے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کی معیت میں سکول کی عمارت اور اس کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا

جلسہ تقسیم انعامات

معائنہ کے بعد محترم ڈائریکٹر صاحب بشیر ہال میں تشریف لائے۔ اسٹیج پر آپ کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب نے ادا کئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ محمد صدیق صاحب متعلم جماعت دہم نے کی۔ رفیق احمد متعلم جماعت دہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے مختصر طور پر سکول کے قیام، اغراض و غایت، اس کی مختصر تاریخ، سال گزشتہ کی کارگزاری، بعض مشکلات اور سکول کی ضروریات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ سیکنڈری بورڈ کے امتحان ۱۹۶۷ء میں نتیجہ ۹۱.۲ فی صد رہا۔ ایک طالب علم ضلع بھر میں اوّل آیا اور بورڈ میں نویں پوزیشن حاصل کر کے نیشنل سینٹ کا حق دار قرار پایا۔ اس کے علاوہ چار طلباء نے بورڈ کے وظائف حاصل کئے۔ اسی طرح کھیلوں میں سکول نے حسب سابق نہ صرف ضلع میں بلکہ ڈویژن بھر میں امتیاز حاصل کیا۔ سکول کرکٹ اور باسکٹ بال میں ضلع بھر میں اوّل رہا۔ باسکٹ بال میں ڈویژنل چیمپئن قرار پایا اور بورڈ کا بھی فائنلسٹ بنا۔ آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں سکول ٹیم ہدایات سے نوازا۔

آپ نے فرمایا کہ میں محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی دعوت پر آپ کے سکول اور اس تقریب میں اس لئے کھنچا چلا آیا کہ مجھے تعلیم سے محبت ہے یہ سکول بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو کوشش کر رہا ہے اور سالہا سال سے انہیں تعلیم دے رہا ہے اور جن کا معیار بلند سے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ایک قابل تقلید خوبی

نوجوانوں کی مستحکم بنیادوں پر اخلاقی نشوونما

ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن محترم پروفیسر محمد رشید صاحب نے ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں شرکت فرمانے اور سکول کی عمارت کا معائنہ فرمانے کے بعد سکول کی لاگ بک میں جو تاثرات درج فرمائے ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"تعلیم الاسلام ہائی سکول میں قابل قدر علمبردارانہ جذبہ کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوا ہوں۔ پوری جماعت میں بھی یہ جذبہ اور روح رچی ہوئی ہے اور اس کے مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ یہاں مستحکم بنیادوں پر نوجوانوں کی اخلاقی نشوونما پر خاص زور دیا جاتا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جسے تمام تعلیمی اداروں کو اختیار کرنے اور پورے جوش کے ساتھ اس کی نقل اور پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں سادگی اور محنت رہنما اصولوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے بالآخر نہایت شاندار نتائج رونما ہونے لازمی ہیں۔ اور بالآخر یہ صفات معاشرہ میں قائم رہنے والے استحکام کے لئے ہیں بھی ناگزیر ہیں۔ میں انتہائی طور پر متاثر ہوا ہوں۔"

ایم رشید
۲۰ فروری ۱۹۶۸ء

میں چیمپئن شپ حاصل کی۔ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کے پاکیزہ ماحول، اسلامی اقدار کی ترویج اور تعلیم القرآن کے خصوصی انتظام اور سکول کی متعدد دیگر منفرد خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی۔

تقسیم انعامات اور محترم ڈائریکٹر صاحب کا خطاب

سالانہ رپورٹ پیش ہونے کے بعد محترم پروفیسر محمد رشید صاحب نے امتحانات، کھیلوں اور دیگر مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے ہونہار طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر سکول کے طلباء اور اساتذہ سے خطاب فرما کر انہیں بعض قیمتی نصائح اور بلند تر ہوتا جا رہا ہے انہیں بچشم خود دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں سکول کے تعلیمی نتائج، کھیلوں اور بالخصوص باسکٹ بال میں نمایاں مقام کے حصول اور دیگر کامیابیوں پر آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اپنے خطاب کے دوران محترم ڈائریکٹر صاحب نے خاص طور پر طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کیونکہ آپ ایک اچھے سکول میں اچھے اساتذہ سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں آپ کے چہروں سے عیاں ہے کہ آپ ہونہار بچے ہیں اور آپ کا مستقبل روشن ہے آپ لوگوں کی ایک خصوصیت یہ ہے جسے سب جانتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ وہ لوگ ہیں جو کام ہی نہیں کرتے بلکہ تنظیم کے ساتھ کام کرتے ہیں محنت سے کام کرتے ہیں ہمت نہیں ہارتے اور قربانی کا مظاہرہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ بچوں کو بھی چاہیئے کہ آپ محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ کام کریں اور یہ امر کبھی نہ بھولیں کہ قوم کا مستقبل نوجوانوں کی صحیح نشوونما اور تعلیم و تربیت کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے ملک کا استحکام اور اس کا روشن مستقبل آئندہ نسلوں سے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے وقت اور اپنی صلاحیتوں کو حصول تعلیم میں صرف کریں اور خوب دل لگا کر پڑھیں لیکن یاد رکھیں کہ تعلیم کا مقصد یہ نہیں کہ کتابیں رٹ لی جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو اس طور پر استعمال کرنے کے قابل بنیں کہ جس کے نتیجہ میں قوم ترقی کرے اور وہ ہر میدان میں آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے اچھا تعلیم یافتہ انسان وہ ہے جو زیور علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سامنے واضح اور معین نصب العین رکھتا ہو اور اس کے حصول میں کوشاں ہو اور وہ مقصد اور نصب العین یہی ہے کہ اس کے علم سے دوسرے انسانوں اور بحیثیت مجموعی پوری قوم کو فائدہ پہنچے۔

محترم ڈائریکٹر صاحب نے طلباء اور اساتذہ دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا آپ لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں یہ بڑی اچھی اور خوشی کی بات ہے لیکن حصول علم میں بھی یہ اصل مقصد طلباء اور اساتذہ دونوں کے ذہن میں رہنا چاہیئے کہ انہوں نے بچوں کو تعلیم دے کر اور بچوں نے تعلیم حاصل کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے اور قوم کو ترقی کی راہ پر آگے ہی آگے لے جانا ہے آپ نے فرمایا صرف روشن دماغ ہونا کافی نہیں بلکہ روشن ضمیر ہونا بھی ضروری ہے مجھے امید ہے کہ یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھی جاتی ہے۔

سکول کی ان ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے جن پر محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی رپورٹ میں روشنی ڈالی تھی محترم ڈائریکٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ محکمہ کے محدود وسائل کی روشنی میں ان ضروریات کا جائزہ لیں گے اور جس حد تک ممکن ہو سکے گا سکول کے وسائل میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

محترم ڈائریکٹر صاحب کے خطاب کے بعد سکول کے بچوں نے قومی ترانہ پیش کیا جس کے دوران جملہ حاضرین احتراماً کھڑے رہے اس کے بعد جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی خیر و خوبی اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴